سوال

ارہنا 3(4) ہم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کا دوسرا رؤیت ہلال سے متعلق ہے۔ لکھتے ہیں : بعض ہند کے مسلمان رمضان اور عیدین کے موقع پر عرب ممالک کی رؤیت ہلال کا اعتبار کرتے ہوئے روزہ شروع کرتے ہیں اور عید مناتے ہیں۔ مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کے ان مبارک موقعوں پر یہ حضرات اختلاف وانتشار کا مظاہرہ کرتے ہیں، جس کی و

کیا ان لوگوں کا عرب دنیا کی رؤیت پر اعتماد کرنا شرعاً درست ہے؟ کیا ایک شہر میں دو یا تین دن عیدیں منائی جا سکتی ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

ِعد!

ں موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، اس لیے میں چند اصولی باتیں درج کرتا ہوں :

یث 1: 1907-1909، وصحیح مسلم، الصیام : حدیث : 1080، 1081)

2۔ شریعت نے اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے۔ خاص طور پر اگر دو ممالک اتنی دوری پر ہوں کہ دونوں کے اوقات میں رات کے کسی حصہ کا بھی اشتراک نہ ہو۔

3۔ اگر مشرق میں چاند واقعی نظر آ جائے تو تمام مغربی ممالک میں ایسے چاند کا دیکھا جانا یقینی ہو جاتا ہے کیونکہ مغربی ممالک میں مغرب کا وقت بعد میں ہوگا اور اس لحاظ سے چاند کی عمر گھنٹوں کے اعتبار سے بڑھتی جائے گی اور اس کی رؤیت کا امکان بھی زیادہ ہوتا چلا جائے گا لیکن اگر اس کا عکس ہو، یعنی کسی مغر

عودی عرب اور دوسرے عرب ممالک ہندوستان سے مغرب میں ہیں، اس لیے سعودی عرب کی رویت اہل ہندوستان کے لیے قابل حجت نہیں ہوگی، البتہ یورپ اور امریکہ کے لیے یقیناً قابل حجت ہوگی۔

ئا 29

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

روزے کے مسائل، صفحہ: 314

محدث فتویٰ